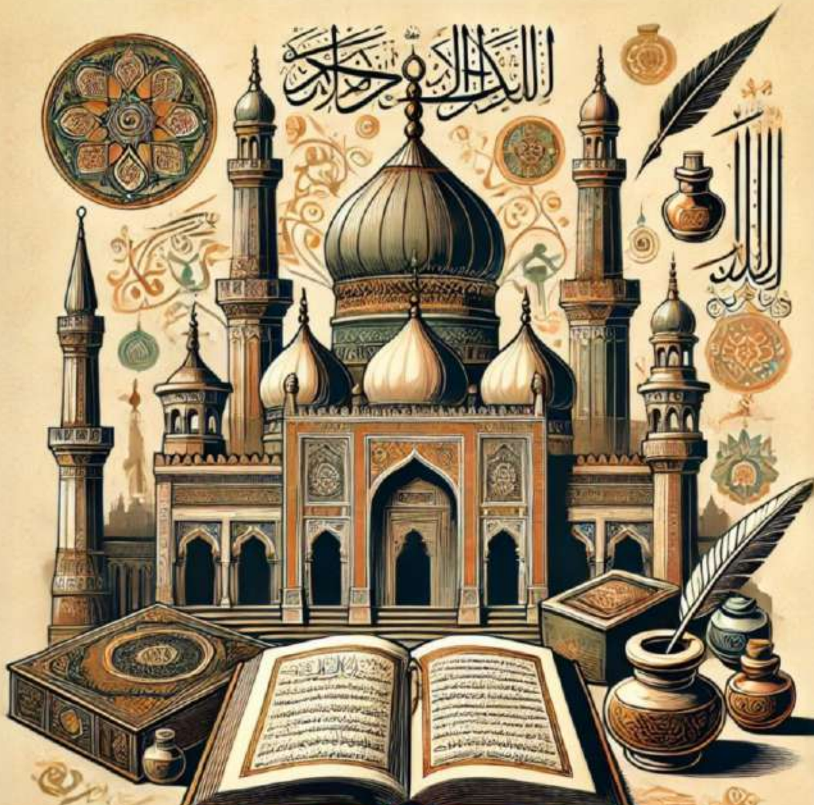

۱۵ صدیوں پر پھیلی

# ہندوستانی فقہ وافتا

## کی مختصر تاریخ

فاروق خان مہائمی مصباحی

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

۱۵ صدیوں پر پھیلی

# ہندوستانی فقہ وافتا

## کی مختصر تاریخ


مصنف

فاروق خان مہائمی مصباحی

تحقیق کار مولا علی ریسرچ سینٹر

زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ



ناشر

مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی

# وضاحت

مفتی عبدالحلیم رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ بنام ’’فتاویٰ حلیمیہ‘‘ اب سے تقریباً پانچ سال پہلے اشاعت پذیر ہوا تھا،جس میں مفتی یحییٰ رضا مصباحی دام ظلہ کے حکم پر راقم نے ایک مقدمہ لکھا تھا۔زیرِنظر کتاب ’’۱۵صدیوں پر پھیلی ہندوستانی فقہ وافتا کی مختصر تاریخ‘‘ وہی مقدمہ ہے،جس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے، پھر سے ایڈٹ کرکے،اُسے الگ سے شائع کیا جارہا ہے۔

امید ہے کہ اِس ہمارے قارئین اِس مختصر رسالے سے استفادہ فرمائیں گے۔اللہ ہمیں خلوص وللّٰہیت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاروق خان مہائمی مصباحی

تحقیق کار مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد ممبئی

۱۴رجب ۱۴۴۶ھ-15 جنوری 2025ء

# ۱۵ صدیوں پر پھیلی
# ہندوستانی فقہ و افتا کی مختصر تاریخ

مسلمانوں کا فقہ سے تعلق ایسا ہی ہے جیسا جسم کا تعلق غذا سے ہے، جہاں بھی مسلمان ہوں گے وہاں فقہ بھی ہوگا؛ کیوں کہ جس طرح جسم کو زندہ رکھنے کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے؛ بالکل اُسی طرح مسلمانوں کو روزمرہ کی زندگی گزارنے کے لیے فقہ کی ضرورت پڑتی ہے۔اسی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں فقہ و افتا کی تاریخ کا آغاز اُسی وقت سے ہوگیا تھا جب سے مسلمانوں کے قدم یہاں پڑے تھے اور یہ بات تحقیق سے ثابت ہوچکی ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا ورود عہدِ خلافت عمر رضی اللہ تعالی عنہ میں ہوا۔

۱۵ھ میں مسلمانوں کا پہلا لشکر سندان، تھانہ، بھڑوچ میں آیا تھا۔اور پہلی صدی ہی میں ہندوستان کے کئی علاقوں میں اسلامی حکومتیں قائم ہوگئی تھی (۱)

پھر جیسے جیسے اسلامی حکومت ہندوستان میں پھیلتی گئی، مسلمان اُن علاقوں میں آباد ہوتے گئے، ویسے ویسے اسلامی احکام نافذ کرنے اور مسلمانوں کو اُن کی فقہی غذا

(۱) مسلمان اور ہندوستان، ص: ۱۲۳ تا ۱۲۵، از مولانا بدالقادری مصباحی، مطبوعہ: اَلْمَجْمَعُ الْاِسْلَامِی، مبارک پور

فراہم کرنے کے لیے اُن علاقوں میں قاضیوں کا تقرر ہوتا گیا۔اسلامی حکومت ہی نہیں؛ بلکہ ہندو مہاراجوں نے بھی اپنی حکومت میں مسلمان قاضی مقرر کر رکھے تھے، جو اُن علاقوں میں مسلمانوں کے امور و معاملات اسلامی قانون کے مطابق حل کرتے تھے، اُس زمانے میں اِس عہدے کو ''ہنر مند'' کہا جاتا تھا جو در اصل اسلامی عدالت ہوا کرتی تھی۔(۱)

بسیار تلاش و جستجو کے باوجود ہمیں عہدِ فاروقی کے قضاۃ کے ناموں کا سراغ نہ مل سکا، تاہم عہدِ عثمان اور بعد کے فقہا و قضاۃ کا ذکر ہمیں ملتا ہے، ''ہندوستانی فقہ و افتا کی تاریخ'' اتنا وسیع عنوان ہے، جو مکمل پندرہ صدیوں پر پھیلا ہوا ہے، اگر ہر سطر پر اُن فقہا کے صرف نام لکھے جائیں تو ایک دفتر تیار ہو جائے۔اِس لیے ہم یہاں صرف اُنھی فقہا کا تذکرہ کریں گے جنھوں نے خاص فقہ و افتا کے میدان کو خدمتِ خلق کا ذریعہ بنایا اور اپنے بعد کتابی شکل میں فقہی یادگاریں چھوڑ گئے۔ساتھ ہی ہر صدی کے کچھ فقہا کا بھی ذکر یں گے؛ تاکہ ''فقہاے ہند'' کی پندرہ صدیوں پر مشتمل تاریخ کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔

## پہلی صدی:

(۱) صحابیِ رسول حکیم بن جبلہ عبدی رضی اللہ عنہ: آپ عہد عثمانی میں منصب قضا پر فائز کیے گئے۔

---

(۱) آبِ کوثر، ص: ۴۴، از شیخ محمد اکرام، مطبوعہ ادبی دنیا، دہلی

(۲) فقیہ سعید بن اسلم کلابی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) فقیہ مجاعہ بن سعر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) فقیہ محمد بن ہارون نمیری رحمۃ اللہ علیہ

(۵) فقیہ عمر بن عبید اللہ بن معمر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) فقیہ ابن اسید بن اخنس بن شریق ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ پانچ فقہا (۲ سے ۶ تک) عبد الملک بن مروان کی طرف سے سندھ کے علاقوں میں قاضی تھے۔[۱]

(۷) فقیہ موسیٰ بن یعقوب ثقفی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کو محمد بن قاسم نے ۹۳ھ میں رور (الور) کے منصب قضا پر فائز کیا تھا۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں صدیوں تک منصبِ قضا باقی رہا۔[۲]

## دوسری صدی:

(۸) فقیہ ربیع بن صبیح سعدی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بڑے فقیہ و محدث تھے، سفیان بن ثوری جیسے مجتہد نے آپ سے روایت کی ہے، آپ کی وفات ۱۶۰ھ میں سندھ میں ہوئی۔[۳]

---

(۱) اَلْعَقْدُ الثَّمِیْنُ فِیْ فُتُوْحِ الْھِنْدِ وَ مَنْ وَرَدَ فِیْھَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْن، ص: ۲۸۲، اطہر مبارک پوری، مطبوعہ حیدرآباد

(۲) عرب و ہند کے تعلقات، ص: ۱۹۴، مطبوعہ دار المصنفین، اعظم گڑھ

(۳) نُزْھَةُ الْخَوَاطِر، ج: ۱ ص: ۲۴، از عبد الحئی لکھنوی مطبوعہ: مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدر آباد

(۹) فقیہ نجیح بن عبدالرحمٰن ابو معشر سندھی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بڑے پائے کے محدث تھے، ذہبی نے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کرایا ہے، آپ کی شہرت اِس قدر تھی کہ خلیفہ ہارون رشید نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۷۰ھ میں انتقال ہوا۔(۱)

## تیسری صدی:

(۱۰) فقیہ ابو علی سندھی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی عظمتِ علمی کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ حضرت بایزید بسطامی کے استاد تھے۔ ۲۶۱ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔(۲)

(۱۱) فقیہ آل ابو شوارب رحمۃ اللہ علیہ: آپ سندھ کے مشہور علاقے ''منصورہ'' میں منصبِ قضا پر فائز تھے۔(۳)

## چوتھی صدی:

(۱۲) فقیہ ابو سعید معروف بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ: آپ ۳۰۴ھ میں چیمور (چیمبور) کے منصبِ قضا پر فائز تھے۔(۴)

(۱۳) فقیہ احمد بن محمد منصوری رحمۃ اللہ علیہ: آپ سندھ کے مشہور شہر ''منصورہ'' کے قاضی تھے۔(۵)

---

(۱) ایضا،ص: ۳۵-۳۶

(۲) ایضا،ص: ۳۹

(۳) عرب وہند کے تعلقات،ص: ۳۴۳

(۴) ایضا،ص: ۲۸۱-۲۸۲

(۵) نُزْهَةُ الْخَوَاطِرْ، ج:۱ ص:۵۰

اِن کے علاوہ:

(۱۴) فقیہ ابراہیم بن محمد دیبلی رحمۃ اللہ علیہ

اور

(۱۵) فقیہ فتح بن عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

کا نام بھی اِس صدی کے علما وفقہا کی فہرست میں ملتا ہے۔(۱)

## پانچویں صدی:

(۱۶) قاضی علی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) فقیہ اسماعیل لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ دونوں حضرات، مسعود بن محمود غزنوی (متوفیٰ ۴۳۲ ھ) کے دورِ حکومت میں قاضی تھے۔(۲)

اِن کے علاوہ:

(۱۸) فقیہ فخر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی ملتا ہے۔(۳)

## چھٹی صدی:

(۱۹) فقیہ محمد عثمان جوزجانی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ: ۵۸۳ ھ میں شہاب الدین غوری نے آپ کو لاہور کا قاضی بنایا تھا، پھر ۵۸۹ ھ میں بہاء الدین بامیانی نے آپ کو قضاے

---

(۱) ایضا، ص:۴۹ و ۵۶

(۲) آبِ کوثر، ص: ۶۲ و ۷۴، از شیخ محمد اکرام، مطبوعہ ادبی دنیا، دہلی

(۳) نُزْهَةُ الْخَوَاطِرْ، ج:۱ ص:۶۳

اکبر کا عہدہ دے کر تمام شرعی منصب آپ کے حوالے کر دیے تھے۔ ۵۹۳ھ کے آس پاس آپ کا انتقال ہوا۔(۱)

آپ کے علاوہ:

(۲۰) فقیہ عبد الصمد بن عبد الرحمٰن لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) فقیہ ابو الحسن علی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) فقیہ ابو جعفر عمر بن اسحاق لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) فقیہ ابو العباس احمد بن محمد بن صالح تمیمی قاضیِ منصورہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) فقیہ محمد بن محمد بن خلف لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

اِس صدی کے ممتاز فقہائے کرام میں سے تھے۔(۲)

## ساتویں صدی:

(۲۵) قاضی اسماعیل بن علی سندھی رحمۃ اللہ علیہ: آپ سندھ کے علاقے میں الور کے قاضی تھے۔

(۲۶) قاضی جلال الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ: آپ دہلی کے قاضی تھے بعد میں اودھ کے قاضی بنائے گئے اور ۶۴۷ھ میں پھر سے دہلی کے قاضی بنائے گئے تھے۔ ۶۴۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۷) قاضی عثمان بن محمد بن عثمان جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ: سلطان شمس الدین التمش

---

(۱) ایضا، ج:۱، ص:۸۴-۸۵

(۲) ایضا، ج:۱، ص:۸۲ و ۸۵-۸۶

نے آپ کو گوالیار کا قاضی بنایا تھا۔

(۲۸) قاضی شمس الدین بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ: آپ بہرائچ کے قاضی تھے۔

اِن کے علاوہ:

(۲۹) قاضی شمس الدین مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) قاضی ظہیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) قاضی شمس الدین مراخی رحمۃ اللہ علیہ

اِس صدی کے ممتاز فقہا و قضاۃ میں سے تھے۔(۱)

## آٹھویں صدی:

(۳۲) صاحب فتاوی تاتارخانیہ فقیہ زین الدین عالم بن کلا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے خانِ اعظم تاتارخاں- جو سلاطینِ تغلق کے امرا میں سے تھے- کے ایما پر ان فتاوں کو ترتیب دینا شروع کیا تھا، ۷۷۷ھ میں اسے مکمل کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ سلطان فیروز شاہ نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اِس مجموعے کو اُن کے نام سے موسوم کر دیا جائے؛ مگر آپ نے تاتارخاں کے احسانات کی وجہ سے انکار کر دیا۔(۲)

ہندوستان میں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب سے ہندوستان میں فقہ حنفی کی باضابطہ تدوین ہوئی۔ عرب و عجم میں اِس سے یکساں استفادہ کیا جاتا ہے، کئی مستند کتابوں میں اِس کے حوالے ملتے ہیں۔

---

(۱) ایضا، ص:۹۵ و ۱۰۳ و ۱۲۸ و ۱۳۴

(۲) ماخوذ از فتاوی تاتارخانیہ ج:۱، ص:۲۸، مطبوعہ: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد

(۳۳) فقیہ شیخ داود بن یوسف خطیب رحمۃ اللہ علیہ : آپ کی فقہی یادگار، فتاویٰ غیاثیہ ہے جسے آپ نے سلطان غیاث الدین تغلق (۷۲۰ھ تا ۷۲۶ھ) کے لیے مرتب کیا تھا۔ یہ مجموعہ ۱۳۲۲ھ میں بولاق، مصر سے شائع ہو چکا ہے۔

## نویں صدی:

(۳۴) فقیہ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام علی بن احمد بن ہے۔ ۱۰ محرم الحرام ۷۷۶ھ کو مہاراشٹر کے مشہور شہر کلیان میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والدِ ماجد سے حاصل کی اور والدِ ماجد کے انتقال کے بعد قدرت نے حضرت خضر علیہ السلام سے اکتسابِ فیض کا موقع فراہم کر دیا، جن سے علومِ ظاہری و باطنی حاصل کر کے یکتائے روزگار ہو گئے۔ آپ شافعی المسلک تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے نور نبوت سے اکتسابِ فیض کرنے والوں کے چار طبقے کیے ہیں اور تیسرے طبقے میں شیخ سہروردی اور غوث اعظم کے ساتھ ساتھ آپ کو شمار کرایا ہے۔

آپ نے کل ۱۰۳ یا اُس کے آس پاس کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، اُن میں سے ۲۵ کتابوں کے نام ملتے ہیں، جن میں سے دو کتابیں: ''فتاوی مخدومیہ'' اور ''فقہِ مخدومی'' کا تعلق فقہ سے ہے۔ سلطان احمد شاہ نے آپ کی فقیہانہ صلاحیت اور تقویٰ و طہارت دیکھ کر آپ کو مہائم کا قاضی بنایا تھا۔ ۷ جمادی الآخرہ ۸۳۵ھ کو انتقال ہوا اور مہائم (Mahim) میں مدفون ہوئے۔(۱)

---

(۱) ماخوذ از سوانح مخدوم علی مہائمی، از فاروق خاں مہائمی مصباحی۔ مطبوعہ: MSO

(۳۵) فقیہ قاضی شہاب الدین احمد بن محمد گیلانی جون پوری رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا لقب ''نظام الدین'' ہے، سلطان عادل ابراہیم مشرقی نے آپ کو جون پور کا قاضی بنایا تھا۔ ۸۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ آپ کی فقہی یادگار میں سے ''فتاویٰ ابراہیم شاہی'' قابل ذکر ہے، جس میں آپ نے ۱۶۰ کتابوں سے منتخب مسائل جمع کیے ہیں۔ یہ ایک مستند کتاب ہے اور فتاویٰ قاضی خان سے زیادہ ضخیم ہے۔(۱)

## دسویں صدی:

(۳۶) فقیہ شیخ وجیہ الدین علوی رحمۃ اللہ علیہ: ۲۲ محرم الحرام ۹۱۰ھ محمد آباد، گجرات میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا نام 'احمد' اور لقب 'وجیہ الدین' ہے اور لقب ہی نے اسم کا درجہ لے لیا ہے۔ پانچ سال کی عمر سے تحصیلِ علوم میں مشغول ہوئے اور یہ مشغولیت ۲۳ سال کی عمر تک جاری رہی، فراغت کے بعد خود آپ نے ایک مدرسہ قائم کیا جس سے بے شمار علما و فضلا نے استفادہ کیا، کچھ مفتی اور قاضی کے القاب سے مشہور ہوئے۔ ۲۹ محرم الحرام ۹۹۸ھ کو انتقال ہوا اور احمد آباد گجرات میں مدفون ہوئے۔

آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہے، یہ خود ایک تحقیق طلب مسئلہ ہے، مولانا نفیس احمد مصباحی دام ظلہ نے ۵۱ کتابیں شمار کرائی ہیں، جن میں سے حاشیہ علی شرح الوقایہ، حاشیہ علی الہدایہ، حاشیہ علی التلویح اور رسالہ ترتیبِ ارکانِ صلاۃ کا تعلق فقہ و اصول فقہ سے ہے۔(۲)

---

(۱) مفید المفتی، از: مفتی عبدالاول جون پوری، ص: ۲۵۰-۲۵۱، فقیہ ملت اکیڈمی

(۲) ملفوظاتِ شریفہ شاہ وجیہ الدین گجراتی، تقدیم از: مولانا نفیس احمد مصباحی، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی

(۳۷) مولانا عبدالہداد جون پوری رحمۃ اللہ علیہ: آپ دارالسرور جون پور کے اکابر علما میں تھے، آپ نے ہدایہ، اصولِ بزدوی، قنیہ، مدارک اور کافیہ کی شرحیں لکھی ہیں۔ جن میں اول الذکر ۳ کتابوں کا تعلق فقہ و اصول فقہ سے ہے۔ آپ بیک واسطہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے شاگرد ہیں۔ ۹۲۲ھ میں انتقال ہوا۔(۱)

(۳۸) فقیہ نور الدین خوانی ہروی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ۹۲۵ھ یا ۹۲۶ھ میں بابر کے دربار میں پہنچے تھے۔ بابر کے حکم سے فقہ کی سات معتبر مآخذ سے شرعی مسائل مرتب کر کے ایک کتاب تیار کی جو "فتاویٰ بابری" کے نام سے مشہور ہوئی، یہ فارسی زبان میں ہے، خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں اس کا ایک مخطوطہ موجود ہے۔(۲)

(۳۹) فقیہ قاضی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ: آپ شاہ وجیہ الدین علوی کے چچا ہیں، آپ بڑے عالم فاضل فقیہ تھے، احمد آباد کا عہدۂ قضا آپ ہی کے سپرد تھا۔(۳)

(۴۰) فقیہ قاضی سید نصر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ حضرت شاہ وجیہ الدین علوی کے والد بزرگ وار ہیں۔ ماہر فقیہ و مفتی تھے۔ سلطان محمود بیگڑا آپ کو بہت قریب رکھتا تھا، اُسی نے آپ کو منصبِ قضا کا عہدہ بھی سپرد کیا تھا۔ ۹۵۸ھ میں انتقال ہوا۔ مزار احمد آباد، نیلی گنبد میں ہے۔(۴)

(۴۱) حضرت شیخ محمد طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام 'محمد' اور لقب 'جمال الدین' ہے۔

---

(۱) مقدمہ مفید المفتی، از مفتی عبدالاول جون پوری، ص ۱۲۶، ۱۲۷

(۲) ماہنامہ معارف، شمارہ: جولائی، ۱۹۵۰ء، ص: ۴۹

(۳) ملفوظات شریفہ شاہ وجیہ الدین گجراتی، ص: ۱۰

(۴) ایضا، ص: ۱۱

سلسلۂ نسب، خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ ۹۱۳ھ میں گجرات کے قدیم دار السطنت پٹن میں آپ کی ولادت ہوئی، پٹن کے اکابر علما سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا، جس کی تکمیل حرمین شریفین میں ہوئی۔ آپ نے کئی کتابیں یادگار چھوڑیں ہیں، جن میں ''حاشیہ توضیح تلویح'' اور رسالہ ''احکام بشر'' کا تعلق فقہ واصول فقہ سے ہے۔ ۹۸۶ھ میں مہدیوں نے آپ کو ناحق شہید کر دیا۔ مزارِ اقدس پٹن میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔(۱)

## گیارہویں صدی:

(۴۳) حضرت شیخِ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی ولادت ۹۵۰ھ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم حضرت سیف الدین سے حاصل کی، پھر ہندوستان آکر ۱۰۰۰ھ میں حلقۂ درس قائم کیا، جس میں صدہا طالب علم بیک وقت علم حاصل کرتے۔ ایسے تو آپ سے پہلے بھی ہندوستان میں کئی علما گزرے ہیں؛ مگر ہندوستان میں علمِ حدیث عام کرنے والی ذاتِ گرامی آپ ہی کی ہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ۶۰ ہیں۔ ان میں سے ''تَحْصِیْلُ التَّعَرُّفِ فِیْ مَعْرِفَۃِ الْفِقْہِ وَالتَّصَوُّفِ''، ''فَتْحُ الْمَنَّانِ فِیْ تَائِیْدِ النُّعْمَانِ''، ''ھِدَایَۃُ النَّاسِکِ اِلٰی طَرِیْقِ الْمَنَاسِکِ'' کا تعلق فقہ سے ہے۔ ۹۴ سال کی عمر میں ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ کو انتقال ہوا۔(۲)

---

(۱) محدثین عظام حیات وخدمات، ص: ۶۱۷-۶۲۱، از: ڈاکٹر عاصم اعظمی، مطبوعہ کمال بک ڈپو، گھوسی

(۲) ایضاً، ص: ۶۲۱-۶۳۵

(۴۳) شیخ نورالدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی ولادت ۹۸۳ھ میں ہوئی، آپ شیخِ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے بڑے صاحب زادے ہیں، آپ حدیث وفقہ، تفسیر وکلام، سیر وتاریخ میں کامل دست گاہ رکھتے تھے۔

بادشاہ شاہ جہاں ایام شہ زادگی ہی سے آپ کے علمی کمالات اور فقہی بصیرت کا قائل تھا، چناں چہ جب وہ تخت نشیں ہوا تو آپ کو اکبرآباد، آگرہ کا قاضی مقرر کردیا۔ آپ ایک عرصے تک اِس منصب پر فائز رہے اور نہایت دیانت داری سے اس ذمے داری کو نبھایا۔ ۹ شوال ۱۰۷۳ھ کو ۹۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ فقہی یادگار میں ''اِثْبَاتُ رَفْعِ الْمُسَبَّبَۃِ فِیْ التَّشَھُّدْ'' قابل ذکر ہے۔(۱)

ان کے علاوہ:

(۴۴) استاذِ حضرتِ مجدد الف ثانی فقیہ ملا آخوند محمد کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۴۵) ملا محمود جون پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۴۶) فقیہ محمد افضل جون پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۴۷) آفتابِ پنجاب مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

اور

(۴۸) مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اِس صدی کے نامور فقہائے کرام میں سے ہیں۔(۲)

---

(۱) ایضاً، ص: ۶۳۵-۶۴۲

(۲) مفید المفتی، ص: ۱۳۲-۱۳۶

## بارہویں صدی:

(۴۹) شیخ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام احمد بن ابو سعید ہے۔ سلسلۂ نسب خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ۲۵ شعبان ۱۰۴۷ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ ملا جیون کے نام سے مشہور ہیں۔ سلسلۂ قادریہ میں مرید تھے اور مرشد سے اجازت وخلافت بھی حاصل تھی۔ ۸ ذی قعدہ ۱۱۳۰ھ میں انتقال ہوا۔

آپ نے کئی یادگار تصانیف چھوڑی ہیں، جن میں سے ''التفسیرت الاحمدیہ'' اور ''نورالانوار'' کا تعلق فقہ اور اصول فقہ سے ہے۔

تفسیراتِ احمدیہ میں آپ نے اُن آیتوں کی فقہی تفسیر کی ہے جنھیں اصولِ فقہ میں کتاب اللہ کہا جاتا ہے، اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے اس کی تالیف کا کام دورانِ طالبِ علمی ہی سے شروع کر دیا تھا اور فراغت سے ایک سال قبل اِسے مکمل بھی کرلیا، اِس سے آپ کی فقیہانہ صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

''نورالانوار'' اصولِ فقہ میں ہے، جو ایک عرصے سے ہندوستانی درس گاہوں میں شاملِ نصاب ہے۔(۱)

(۵۰) حضرت ملا محب اللہ بہاری رحمۃ اللہ علیہ: بڑے علامہ وفہامہ محدث وفقیہ تھے۔ موضع ''کڑہ''، ضلع بہار کے رہنے والے تھے۔ بادشاہ عالم گیر نے آپ کو ''فاضل خاں'' کا لقب دے رکھا تھا۔ ۱۱۱۹ھ میں انتقال ہوا۔

---

(۱) مقدمہ ترجمۂ تفسیرات احمدیہ، ص: ۱۳، مطبوعہ: ادبی دنیا، دہلی

آپ کی تصانیف نہایت دقیق، معانی سے لبریز اور عمدہ ہوتی تھیں۔ ان میں سے ''سُلّم'' اور ''مسلّم الثبوت'' کا تعلق اصولِ فقہ سے ہے۔(۱)

بارہویں صدی کو فقہ و شریعت کے عروج کا دور کہا جاتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ حضرتِ اورنگ زیب عالم گیر نے ہندوستان بھر میں شریعتِ اسلامی کو نافذ کیا۔ فتاویٰ عالم گیری جیسی فقہ حنفی کی بے مثال کتاب اِسی صدی کی یادگار ہے۔

اِس کتاب کی تالیف کی وجہ یہ تھی کہ جب حضرت اورنگ زیب عالم گیر نے باقاعدہ طور پر ہندوستان میں اسلامی شریعت کا نفوذ فرمایا تو اُس وقت کوئی مبسوط اور جامع کتاب نہ تھی، آپ نے خیال کیا کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق صحیح شرعی فیصلہ تک پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے؛ اِس لیے آپ نے ہندوستان کے ممتاز علما و فقہا کو اِس بات کا حکم دیا کہ وہ فقہ کی تمام کتب سے ''مفتیٰ بہ مسائل'' منتخب کر کے ایک کتاب تیار کریں جو فقہ کے تمام ابواب کو محیط ہو۔

آٹھ سال کی کڑی محنت کے بعد جب کتاب ''فتاویٰ عالم گیری'' تیار ہو گئی تو آپ نے اس کے مرتبین کو انعام و اکرام سے نوازا۔ تاریخ کی کتابوں میں اِس کے مرتبین میں سے درجِ ذیل سات فقہا ہی کا ذکر ملتا ہے:

(۵۱) حضرت اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ: آپ اِس جماعت کے سربراہ تھے، آپ روزانہ کتاب کا ایک صفحہ ملّا نظام الدین سے پڑھوا کر سنتے تھے۔(۲)

---

(۱) مفید المفتی، ۱۳۶-۱۳۷

(۲) آبِ کوثر، ص: ۴۷۷، از: شیخ محمد اکرام، مطبوعہ: ادبی دنیا، دہلی

(۵۲) علامہ سید ملا نظام الدین ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ جماعتِ فقہا کے صدر تھے، عظیم فقیہ اور جملہ علوم وفنون کے جامع تھے۔

(۵۳) قاضی مولانا محمد حسین جون پوری رحمۃ اللہ علیہ: شاہ جہاں کے وقت میں آپ الہ آباد کے قاضی تھے۔

(۵۴) مولانا محمد ابوالخیر ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵۵) ملا محمد جمیل صدیقی جون پوری رحمۃ اللہ علیہ: آپ کو حضرت اورنگ زیب نے خاص اِسی کام کے لیے جون پور سے بلوایا تھا۔

(۵۶) مولانا جلال الدین محمد مچھلی شہری، جون پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۵۷) ملّا حامد جون پوری رحمۃ اللہ علیہ۔(۱)

(۵۸) مفتی ابو البرکات بن حسام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ ماہر فقیہ اور مفتی تھے۔ ۱۱۱۰ھ میں آپ نے ''فتاویٰ مجمع البرکات'' ترتیب دیا۔ اِس کا اصل نام ''فتاوی عجائب البرکات'' تھا، جسے دار الخلافہ دہلی کے ناظم الامور محمد یار خاں کے مشورے سے تبدیل کر کے ''فتاوی مجمع البرکات'' کر دیا گیا۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ اس کی تالیف میں آپ نے ہندوستان کے عہدِ وسطی کے اہم فقہی مآخذ ومراجع سے مدد لی ہے۔(۲)

## تیرہویں صدی:

(۵۹) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۱۵۹ھ میں آپ کی ولادت

---

(۱) مفید المفتی، ص: ۱۳۸-۱۳۹

(۲) اودھ میں افتا کے مراکز، ص: ۴۶۵، از: ڈاکٹر اشتیاق احمد، مطبوعہ: شیروانی آرٹ پرنٹرز، دہلی

ہوئی ۔علومِ درسیہ کی تحصیل والدِ ماجد سے کی اور ۱۶ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوگئے۔علمِ حدیث وفقہ میں آپ کا پایہ نہایت بلند وارفع ہے۔

۱۱۷۶ھ میں جب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا وصال ہوگیا تو آپ ہی اُن کے جانشین ہوئے ۔اوراخیر دم تک خدمتِ فقہ وحدیث کرتے رہے۔ ۱۲۳۹ھ میں انتقال ہوا۔فقہ میں ''فتاویٰ عزیزیہ'' یادگار تصنیف چھوڑی ہے، جو زبان فارسی میں ہے اور دو جلدوں میں شائع ہوچکی ہے۔(۱)

(۶۰) مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ: ۱۲۲۴ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔مولانا خلیل الرحمٰن صاحب سے علومِ درسیہ حاصل کرکے ۲۲ سال کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی اوراپنے ہم عصر علما میں ممتاز وفائق ہوگئے۔

آپ اعلیٰ حضرت کے دادا ہیں۔خانودۂ اعلیٰ حضرت میں علمی بہاریں آپ ہی کے توسل سے آئیں۔آپ جملہ علوم وفنون میں ماہر تھے؛لیکن طبیعت کا میلان زیادہ فقہ و تصوف کی طرف تھا۔آپ نے ۱۲۴۶ھ میں بریلی کی سرزمین پر مسندافتا کی بنیاد رکھی، تب سے لے کراب تک یعنی ۲۰۰ سال سے اس ''دارالافتاء'' کے ذریعے خدمتِ فقہ وافتا ہورہی ہے۔خود آپ نے ۳۴ سال تک اس دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کا کام بحسن و خوبی انجام دیا۔۱۲۸۶ھ میں انتقال ہوا۔(۲)

---

(۱) علمائے اہل سنت،ص:۱۴۱-۱۴۲،محمد احمد قادری،مطبوعہ:سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ،فیصل آباد،

(۲) حیاتِ اعلیٰ حضرت،ج:۱،ص:۸۴-۸۵،از: ملک العلماء،ترتیب جدید مفتی مطیع الرحمٰن رضوی،مطبوعہ: رضا اکیڈمی۔

و اصول الرشاد،ص:۲۱،حالات مصنف،ازمولانا حنیف بریلوی

(٦١) مفتی نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ: ۱۲۴۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ والدِ ماجد سے تعلیم وتربیت پاکر علومِ درسیہ سے فراغت حاصل کی، آپ اپنے وقت میں مرجع فتاوی اور سارے روہیل کھنڈ کے واحد مفتی تھے۔ علمائے عصر آپ کی آرا کو بطور سند تسلیم کرتے تھے اور اپنے فتاوے پر آپ کی تصدیق لازمی وضروری سمجھتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے نزدیک ہندوستان بھر میں دو بندۂ خدا ایسے تھے جن پر کلی طور پر اعتماد کیا جاسکتا تھا، اُن میں سے ایک آپ تھے۔

والدِ ماجد نے خصوصی تعلیم دے کر مسندِ افتا پر فائز کیا تھا، تب سے اخیر عمر تک خدمتِ فقہ و افتا کرتے رہے۔ اعلیٰ حضرت نے "جَوَاهِرُ الْبَيَانْ فِيْ اَسْرَارِ الْاَرْكَانْ" میں آپ کی ۲۵ تصانیف کا ذکر کیا ہے، جن میں "اصول الرشاد"، "اِزَالَةُ الْاَوْهَامْ" اور "هِدَايَةُ الْبَرِيَّةْ اِلَى الشَّرِيْعَةِ الْاَحْمَدِيَّةْ" وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (۱)

(٦٢) بحر العلوم مفتی عبد العلی بن مولانا نظام الدین فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۱۴۲ھ میں ولادت ہوئی، جملہ درسی کتابیں اور علوم متعارفہ اپنے والد سے پڑھ کر ۱۷ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ جملہ علوم وفنون کے ماہر تھے۔ ۱۲۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ آپ نے "شرحِ سُلّم"، "فواتح الرحموت (شرحِ مسلم الثبوت)" اور شرحِ منار جیسی اہم ترین کتابیں یادگار چھوڑیں۔ (۲)

(۱) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج:۱، ص:۸۸-۹۴، و اصول الرشاد، حالات مصنف، از مولانا حنیف بریلوی

(۲) مفید المفتی، ص:۱۳۹-۱۴۰

## چودھویں صدی:

(۶۳) مفتی عبدالحیٔ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام عبدالحیٔ بن عبدالحلیم ہے۔ سلسلۂ نسب صحابیِ رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ بروز منگل ۲۶ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ کرنے کا آغاز کیا اور دس سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوگئے۔ اُس کے بعد اپنے والد ہی سے پڑھنا شروع کیا اور ۱۷ سال کی عمر میں درسیات سے فراغت حاصل کرلی۔ والدِ ماجد کے علاوہ صرف حضرت نعمت اللہ بن نور اللہ سے بعض کتابیں پڑھی ہیں۔

خانوادۂ فرنگی محل میں جو مقبولیت آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے کے حصے میں کم ہی آئی۔ آپ نے کثیر تعداد میں مفید علمی کتابیں تصنیف فرمائی۔ حاشیہ شرحِ وقایہ میں آپ نے اپنی تصانیف کی تعداد ۷۹ لکھی ہے اور مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی نے ۱۰۹ بتائی ہے۔ جن میں شرحِ وقایہ، ہدایہ اور موٴطا امام محمد کے حواشی بھی شامل ہیں۔ تین جلدوں میں آپ کے فتاوٰی کا مجموعہ بنام ''مجموعۃ الفتاویٰ'' بھی شائع ہوچکا ہے۔ ۱۳۰۴ھ کو محض ۳۹ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (۱)

(۶۴) مفتی عبدالاول جون پوری رحمۃ اللہ علیہ: نام عبدالاول بن کرامت علی بن امام بخش ہے۔ ولادت ۱۲۸۳ھ میں ہوئی۔ اپنے ماموں کے پاس قرآن حفظ کیا۔ ۱۲۹۹ھ سے درسِ نظامی کا آغاز کرکے نامور علما سے اکتسابِ علم کیا، جن میں مولانا عبدالحیٔ فرنگی

---

(۱) ماخوذ از: ہدایہ اولین، حالات مصنف، ص ۱۰-۲۰، مطبوعہ مجلس برکات، مبارک پور

محلی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد مسندِ افتا کو زینت بخشی اور آخری عمر تک فتویٰ نویسی کرتے رہے۔ ۱۲ شوال ۱۳۳۹ھ کو ۵۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

فقہی موضوعات پر کئی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں مفید المفتی، فتویٰ رقص و غنا، جامع الفتاویٰ، دَافِعُ الْخَبَاثَۃِ فِیْ حُرْمَۃِ اللِّوَاطَۃِ اور فتویٰ سجود لغیر اللہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔(۱)

(۶۵) مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ: آپ چودہوی صدی کے مجدد تھے، بلکہ ہندوستان میں چودہوی صدی آپ کے عہد سے جانا جاتا ہے۔ ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ پہلا فتویٰ ۱۳ سال ۱۰ مہینے ۴ دن کی عمر میں رضاعت کے مسئلے پر لکھا(۲) اُسی دن آپ کے والدِ بزرگ وار نے آپ کو منصبِ افتا سپرد کیا، تب سے اخیر عمر تک یعنی مکمل ۵۵ سال تک آپ نے فقہ و افتا کی وہ عظیم خدمات انجام دی ہیں جس کا اثر رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

منصبِ افتا سنبھالنے کے بعد سات سال تک والد بزرگ فقیہ نقی علی خاں کی ماتحتی میں فتوی لکھ کر چیک کراتے رہے، سات سال بعد والد صاحب نے آپ کو اجازت دے دی کہ اب مجھے دکھائے بغیر فتویٰ صادر کر دیا کرو؛ لیکن آپ نے کبھی بھی والد صاحب سے فتویٰ چیک کرائے بغیر جاری نہ کیا(۳)۔ اِس سے فتویٰ نویسی میں آپ

---

(۱) اودھ میں افتا کے مراکز، ص: ۳۱۹-۳۲۱، بحوالہ سیرت مولانا عبدالاول۔

(۲) الملفوظ، ص: ۱۰، مرتب مفتی اعظم ہند، مطبوعہ: رضا اکیڈمی

(۳) فتاویٰ رضویہ، خطبۃ الکتاب، ج: ۱، ص: ۸۷-۸۸، مطبوعہ: مرکز اہلِ سنت برکاتِ رضا

کی غایت درجہ احتیاط کا پتہ چلتا ہے، کہ ایسا شخص جسے آنے والے وقت میں عرب وعجم کے علما اپنا مجدد تسلیم کرنے والے تھے، اپنے سے تجربہ کار مفتی کی موجودگی میں، بغیر اُس سے فتویٰ چیک کرائے فتوی جاری نہیں کرتا تھا۔ آپ ۵۵ علوم وفنون کے ماہر تھے۔ آپ نے تقریباً ہر فن مین کتابیں لکھی ہیں-جن کی تعداد مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی کی ۲۰۰۴ء کی تحقیق کے مطابق ۶۸۴ ہے (۱)-اور جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے تحقیق کا حق ادا کردیا ہے۔ آپ کے فتاویٰ ۱۲ جلدوں میں غیر مترجم اور ۳۰ جلدوں میں عربی فارسی عبارات کے ترجمے کے ساتھ شائع ہوچکے ہیں، جس میں فتاوی کی تعداد ۶۸۴۷ ہے۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ میں وصال ہوا۔

(٦٦) صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام امجد علی بن مولانا حکیم جمال الدین ہے۔ ۱۳۰۰ھ بمقام گھوسی آپ کی ولادت ہوئی۔ ۱۳۲۰ھ میں مولانا وصی احمد سورتی سے دورۂ حدیث کی تعلیم مکمل کرکے سند حدیث حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں رہ کر فتوی نویسی سیکھی اور فقہ میں مہارت تامہ حاصل کرلی، جس کا اندازہ اعلیٰ حضرت کے اس فرمان سے ہوتا ہے:

’’آپ موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے، مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا، اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اخّاذ ہے، طرز سے واقفیت ہوچکی ہے۔‘‘

اعلیٰ حضرت ہی نے آپ کو ہندوستان کا قاضی بنایا تھا اور صدر الشریعہ کا لقب بھی

---

(۱) تصانیف امام احمد رضا، از: مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی، مطبوعہ: اَلْمَجْمَعُ الْاِسْلَامِی، مبارک پور

آپ ہی کا عطا کردہ ہے۔(۱)

آپ نے کئی فقہی یادگار چھوڑی ہیں جن میں بہار شریعت ممتاز ہے ۔ یہ ۲۰ حصوں پر مشتمل ہے، شروع کے تین حصوں پر اعلیٰ حضرت کی تصدیقات ہے، جس سے اُن تین حصوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ عصرِ حاضر میں ہندو پاک کا شاید ہی کوئی دارالافتاء ہوگا جہاں بہار شریعت کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔ اِس کے علاوہ 'فتاویٰ امجدیہ' (۴ جلدیں) اور 'کشف الاستار' (۲ جلدیں) بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ ۲ ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ میں انتقال ہوا۔

ان کے علاوہ اِس صدی کے فقہا میں درج ذیل فقہاے کرام کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا:

(۶۷) حضرت فقیہ وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت: ۱۲۵۱ھ - وفات: ۱۳۳۴ھ) آپ نے ۱۲۸۵ میں فتویٰ نویسی کا آغاز کیا اور اخیر عمر تک یعنی کل ۴۹ سال تک یہ فریضہ انجام دیتے رہے ۔قلمی یادگار میں اَلتَّعْلِیْقُ الْمُجَلّٰی عَلٰی مُنْیَۃِ الْمُصَلِّیْ کا تعلق فقہ سے ہے۔(۲)

(۶۸) حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ (ولادت: ۱۲۱۲ھ - وفات: ۱۳۶۲ھ) آپ اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحب زادے ہیں، آپ نے ۱۳۱۲ھ سے ۱۳۶۲ھ تک مسلسل ۵۰ سال فتوی نویسی کی خدمات انجام دی ہیں۔(۳)

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت، ج:۱، حالات مصنف، از: مولانا الیاس عطار قادری، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ

(۲) تذکرۂ محدث سورتی، ص:۸۶

(۳) فتاوی حامدیہ ص: ۹۴، مطبوعہ: رضا اکیڈمی ممبئ

(۶۹)صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ(ولادت:۱۳۰۰ھ - وفات:۱۳۶۷ھ)

(۷۰)ملک العلماء حضرت مفتی ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ(ولادت: ۱۳۰۳ھ- وفات:۱۳۸۲ھ)

مؤخر الذکر تینوں فقہاے کرام کے فتاوے علی الترتیب بنام ''فتاوی حامدیہ''، ''فتاوی صدرالافاضل'' اور ''فتاوی ملک العلماء'' چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔

## پندرہویں صدی:

(۷۱)مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام 'محمد' ہے اور عرفی نام 'مصطفی رضا' ہے ۔آپ اعلیٰ حضرت کے چھوٹے صاحب زادے ہیں اور اپنے دور کے مفتی اعظم ہند۔

۱۳۱۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۸ سال کی عمر میں میں اعلیٰ حضرت کے دست مبارک سے دستار فراغت حاصل کی۔ ۱۸ سال ہی کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا جب کہ اُس استفتا کا جواب لکھنے کے لیے ملک العلماء فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر رہے تھے۔ جب اعلیٰ حضرت کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور پانچ روپے انعام دیا اور ارشاد فرمایا:

''تمھاری مہر بنوا دیتا ہوں، اب فتوی لکھا کرو۔''

تب سے اخیر معر تک یعنی مکمل ۷۴ سال خدمت فقہ وافتا میں لگے رہے۔ فقیہِ ملت مفتی جلال الدین نے آپ کی تصانیف کی تعداد ۳۹ شمار کرائی ہے۔ ۱۴۳۵ھ میں رضا اکیڈمی نے آپ کے فتاوی بنام ''فتاوی مفتیِ اعظم'' سات جلدوں میں شائع کیا

ہے۔جس میں تقریبا ۵۰۰ فتاوے اور ۲۲ رسائل شامل ہیں۔(۱)

(۷۲) شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام شریف الحق بن عبدالصمد ہے۔جس سال اعلیٰ حضرت کا وصال ہوا، اُسی سال یعنی ۱۳۴۰ھ کو قصبہ گھوسی میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ۱۳۶۲ھ میں دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور سے دستارِ فضیلت حاصل کی۔تقریباً ۱۴ مہینہ حضور صدر الشریعہ اور پورے گیارہ سال حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت میں رہ کر فتویٰ نویسی سیکھی، یہاں تک کہ مستند مفتی اور معتمد فقیہ کی حیثیت سے ہند و پاک میں مشہور ہو گئے اور نائب مفتی اعظم ہند کے لقب سے یاد کیے جانے لگے۔

آپ کے قلم سے ۸۵ ہزار فتاوے معرض وجود میں آئے۔اُن میں سے صرف کتاب العقائد، مفتی نسیم احمد مصباحی دام ظلہ نے تین جلدوں میں ترتیب دے کر شائع کر دیا ہے، راقم کو اس کی پروف ریڈنگ کا شرف حاصل ہے۔(۲)

اب ۵۰ ویں عرسِ حافظِ ملت (۲۰۲۴ء) کے موقع پر ۱۲ جلدوں میں ''فتاویٰ جامعہ اشرفیہ'' شائع ہوا ہے جس میں ۱۱ جلدیں (۲ تا ۱۲) حضور شارحِ بخاری کے فتاوے پر مشتمل ہے۔مزید جلدوں کی ترتیب کا کام جاری ہے ۔ نیز 'مقالاتِ شارح بخاری'، 'اسلام اور چاند کا سفر' اور 'اشرف السیر' وغیرہ آپ کی قابل قدر تصانیف ہیں۔۶ صفر ۱۴۲۱ھ کو وصال ہوا۔

---

(۱) ماخوذ از: مقدمہ فتاویٰ مفتی اعظم، از: مولانا حنیف خاں رضوی، مطبوعہ: رضا اکیڈمی، ممبئی

(۲) ماخوذ از: فتاوی شارح بخاری، ج:۱، حالات مصنف، از: مولانا نفیس احمد مصباحی، مطبوعہ دائرۃ البرکات، گھوسی

(۷۳) فقیہِ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی ولادت ۱۳۵۲ھ میں ہوئی۔ ۱۳۶۳ھ کو ساڑھے دس سال کی عمر میں حفظ مکمل کیا، ۱۳۷۱ھ میں علامہ ارشد القادری نے آپ کو سندِ فراغت سے نوازا۔ آپ نے ۲۴ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا۔ اُس کے بعد ۲۵ سال تک ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے ہزاروں استفتا کا تشفی بخش جواب دیا، جنھیں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔(۱)

آپ نے ۱۴۱۴ھ میں ''مرکزِ تربیتِ افتا'' قائم کرکے تعلیم و تعلم کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کیا، جہاں فارغ التحصیل علما کو فتوی نویسی کی تربیت دی جاتی ہے، بلفظِ دیگر جہاں صرف اور صرف مفتی بنائے جاتے ہیں۔ ۱۴۲۱ھ میں انتقال ہوا۔ درجنوں کتابیں لکھیں اور تقریباً سبھی مقبول عام ہوئیں۔ اُن میں ''فتاوی فیض الرسول'' (۲ جلدیں)، ''فتاوی فقیہِ ملت (۲ جلدیں)، '' فتاوی برکاتیہ'' (۱ جلد) اور '' فقہی پہیلیاں'' کا تعلق فقہ وافتا سے ہے۔(۲)

(۷۴) بحر العلوم مفتی عبدالمنان مصباحی رحمۃ اللہ علیہ: ۱۳۴۴ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ فتاویٰ رضویہ کے مرتبین میں سے ایک ہیں۔ اِس خدمت کی وجہ سے رضا اکیڈمی نے آپ کو ایوارڈ سے بھی نوازا ہے، آپ کی حیات ہی میں آپ کے فتاوے بنام ''فتاویٰ بحر العلوم'' ۶ جلدوں میں شائع ہو چکے تھے۔ جس میں کل ۷۳۴ فتاوے

---

(۱) عجائب الفقہ، ص: ۱۲-۱۴ حالات مصنف، بقلم خود، مطبوعہ: کتب خانہ امجدیہ، دہلی

(۲) ماخوذ از: مختصر تعارف حضرت فقیہِ ملت، از مفتی اختر حسین قادری، مطبوعہ اوجھا گنج، بستی

ہیں (۱)۔ ۱۴۳۴ھ میں مبارک پور میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔

(۷۵) قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام محمد ہے، پکارنے کے لیے ''محمد اسماعیل رضا'' اور عرفی نام ''محمد اختر رضا'' ہے۔

۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ- ۲ فروری ۱۹۴۳ء بروز شبہ (منگل) کو محلہ سوداگراں بریلی شریف میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ اعلی حضرت کے پر پوتے، حضور حجۃ الاسلام کے پوتے، حضور مفتی اعظم ہند کے نواسے اور حضور مفسر اعظم ہند کے صاحب زادے ہیں۔ اِسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ وافتا سے شناسائی آپ کو بچپن سے ہی رہی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۶۶ھ میں جامعہ از ہر سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہی آپ نے حضور مفتی اعظم ہند کی نگرانی میں فتوی نویسی کا آغاز فرمادیا تھا، کچھ ہی دنوں بعد حضور مفتی اعظم ہند نے فتویٰ نویسی کی خدمت مستقل طور پر آپ کے سپرد فرمادی۔ تب سے لے کر اخیر عمر تک آپ فقہ وافتا کی خدمات انجام دیتے رہے۔

دو ضخیم جلدوں میں آپ کے فتاوں کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے، جس میں فتاوے کی کل تعداد ۱۰۱۳ ہے۔ رسائل، تراجم اور حواشی کی تعداد ساٹھ سے اوپر ہے۔ ۷ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ- ۲۰ جولائی ۲۰۱۹ء کی شب بعد مغرب آپ کا وصال ہوا۔ (۲)

(۷۶) محققِ مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین مصباحی حفظہ اللہ: آپ کا نام نظام الدین بن خوش محمد انصاری ہے۔ ۱۳۷۷ھ کو ضلع 'دیوریا' میں ولادت ہوئی۔ تقریباً ۱۱

---

(۱) ماخوذ از: فتاویٰ بحر العلوم، ج:۱، حالات مصنف، مطبوعہ: امام احمد رضا اکیڈمی

(۲) ماخوذ از: داستانِ غم یعنی یادِ اختر ازہری، از: فاروق خاں مہائمی، مصباحی

سال کی عمر میں قاعدۂ بغدادی پڑھنا شروع کیا اور ۷۳-۱۹۷۲ھ میں تقریباً ۱۵ سال کی عمر میں انجمن معین الاسلام، ضلع بستی میں داخلہ لے کر درس نظامی کا آغاز کیا، جس کی تکمیل جامعہ اشرفیہ میں ۱۴۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ نے نائب مفتی اعظم ہند سے فتوی نویسی کی مشق کی اور ایک ماہر مفتی و محقق بن کر اِس طرح اُبھرے کہ حاضرین میں دور دور تک آپ کا ثانی نظر نہیں آتا۔ فراغت کے بعد ہی یعنی ۱۴۰۰ھ میں آپ کو تدریس و افتا کا منصب عطا ہوا، تب سے اب تک مسلسل ۴۶ سال سے خدمتِ فقہ وافتا کر رہے ہیں۔ (۱)

فی الحال آپ جامعہ اشرفیہ کے ''شعبۂ افتا کے صدر'' اور مجلس شرعی کے ناظم'' جیسے مناصبِ جلیلہ پر فائز ہے۔ فقہ وافتا آپ کا میدان ہے اور اسی کی خدمت میں عمر گزر رہی ہے۔ اللہ آپ کا سایۂ کرم ہم سب پر دراز فرمائے۔

(۷۷) فقیہ اہلِ سنت مفتی عبد الحلیم اشرفی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کا نام عبدالحلیم بن منیر الدین بن شیر علی بن حب علی بن رمضان علی بن امانت علی صدیقی ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۳۷ء کو ضلع سیتامڑھی کے ایک گاؤں 'ددری' میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ۱۹۵۰ء سے آپ کی تعلیمی سلسلے کا آغاز ہوا۔ ۱۹۵۳ء میں جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف میں داخلہ لیا اور ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ-۱۹۵۸ء کو حضرت مفسرِ اعظم ہند اور شیر بیشۂ اہلِ سنت کے مقدس ہاتھوں سے آپ کے سر پر دستار فضیلت کا تاج رکھا گیا۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں حضرت بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری علیہ الرحمہ نے

---

(۱) ماخوذ از فقہ اسلامی کے سات بنیادی اصول، حالات مصنف، از: مولانا نفیس احمد مصباحی، مطبوعہ: مکتبہ برہان ملت

آپ کو ”معین المدرسین“ مقرر کر دیا تھا اور پھر فراغت کے بعد مادرِ علمی جامعہ رضویہ منظر اسلام میں بحیثیت استاد آپ کی تقرری ہوگئی۔ یہاں دو سال تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۵ء تک جامعہ نعیمیہ، چھپرہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ پھر ۱۹۶۶ء سے جامعہ عربیہ، ناگ پور سے منسلک ہوئے۔

آپ دعوتِ اسلامی سے ۱۹۸۹ء میں وابسطہ ہوئے، اور ۱۹۹۱ء سے لے کر اخیر تک اِس غیر سیاسی تحریک کی غیر سیاسی سرپرستی فرماتے رہے۔

۱۹۷۱ء سے صاحب تسہیل المصادر مفتی عبد الرشید علیہ الرحمہ کی نگرانی میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ مشقِ افتا کا آغاز کیا۔ یہاں سے آپ کی خدمت فقہ و افتا کا آغاز ہوا۔ آپ کے قلم سے ہزاروں فتاویٰ صادر ہوئے جو جامعہ عربیہ ناگ پور کے رجسٹر میں محفوظ ہیں؛ مگر کچھ وجوہات کی بنیاد بنا پر وہ حاصل نہیں ہو پا رہے ہیں، تاہم اُن کے حصول کی کوششیں جاری ہے۔ فتاویٰ حلیمیہ کے نام سے ایک جلد شائع ہو چکی ہے۔

۱۲ ارمضان ۱۴۴۲ھ- ۲۴ اپریل ۲۰۲۱ء کو انتقال ہوا۔(۱)

یہ تھی پندرہ صدیوں پر پھیلی فقہ و افتا کی مختصر تاریخ، اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس طرح ہر دور میں فقہاے ہند نے اٹھتے ہوئے پیچیدہ مسائل کو حل کر کے امت کی رہ نمائی فرمائی۔

۱۹۹۳ء میں جامعہ اشرفیہ نے مجلس شرعی قائم کر کے فقہ و افتا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس کے تحت ہر سال ایسے اہم مسائل پر فقہی سیمینار

---

(۱) ماخوذ از: مفتی عبد الحلیم رضوی: احوال و افکار، زیر طبع و مفتی یحییٰ رضا مصباحی کی ڈائری

ہوتے ہیں جن کے تعلق سے امت فکر و اضطراب میں مبتلا رہتی ہے اور انھیں خلاصی کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔

مجلس شرعی نے اب تک ۲۶ فقہی سیمینار منعقد کر کے تقریباً ۱۷۵ اہم مسائل کے فیصلہ کر چکی ہے۔ جو امت مسلمہ کے لیے تاریک راہوں میں مشعل راہ ہے۔ مجلس شرعی (۷۷) حضرت خیر الاذکیاء فقیہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی کی صدارت میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس شعری کو اپنے اہم مقاصد میں کامیاب کرے؛ تا کہ فقہ و افتا کے خادموں کا کارواں یوں ہی چلتا رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# مولا علی ریسرچ سینٹر

کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کی لائبریریوں سے اسلافِ کرام کی ایسی کتابیں حاصل کی جائیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں یا شائع تو ہوئیں مگر اب نایاب ہو چکی ہیں۔ اُن کتابوں پر از سر نو جدید انداز میں کام کیا جائے۔ اگر وہ کتابیں عربی یا فارسی زبان میں ہوں، تو اردو، ہندی اور انگلش تینوں زبانوں میں اُن کا آسان ترجمہ کیا جائے۔ عربی اور فارسی متن کی تحقیق کی جائے، مشکل کتابوں کی تسہیل کی جائے اور اُن کی اشاعت کرواکر انھیں دنیا بھر کی لائبریریوں، اہل علم، محققین، اسکالرز اور عوام تک پہنچایا جائے۔

---

Maula Ali Research Centre aims to acquire old Islamic manuscripts (Interpretations, Commentaries, Exegesis, etc.) of our ancestors from libraries across the world which have not been published; if published, they are no longer accessible, etc. and work upon its publication according to modern standards by carrying out research on the Arabic and Persian scripts, referencing, easy translation into multiple languages, mainly English, Hindi and Urdu, and lastly, printing and distributing it amongst the scholars, research experts, intellectuals and the entire Muslim Ummah.

**MAULA ALI RESEARCH CENTRE**
**MINARA MASJID, MUMBAI**
WWW.MINARAMASJID.COM